روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 141 | ہفتہ 22 صفر المظفر 1418ھ 28 احسان 1376ھش 28 جون 1997ء

قبولیت دعا کیلئے غفلت اور فسق و فجور کو چھوڑنا ضروری ہے

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت، فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اس لئے فرمایا (اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں' سو چاہئے کہ وہ بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں) اور دوسری جگہ فرمایا ہے (ان کو اس کا حاصل کرنا اتنی دور جا کر کس طرح نصیب ہو سکتا ہے) یعنی جو مجھ سے دور ہو اس کی دعا کیونکر سنوں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 636)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کوئی انسان ایسا نہیں ہے کہ اس کی ساری باتیں بری حالت کی اچھی ہوں' لیکن سوال یہ ہے کہ انسان اچھی باتوں کی کیوں پیروی نہیں کرتے؟ میں اس کے جواب میں یہی کہوں گا کہ اصل بات یہ ہے کہ انسان فطرتاً کسی بات کی پیروی نہیں کرتا جب تک کہ اس میں کمال کی مہک نہ ہو اور یہی ایک سر ہے جو اللہ تعالیٰ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کرتا رہا ہے اور خاتم النبیین کے بعد مجددین کے سلسلہ کو جاری رکھا ہے' کیونکہ یہ لوگ اپنے عملی نمونہ کے ساتھ ایک جذب اور اثر کی قوت رکھتے ہیں اور نیکیوں کا کمال ان کے وجود میں نظر آتا ہے اس لئے کہ انسان بالطبع کمال کی پیروی کرنا چاہتا ہے۔ اگر انسان کی فطرت میں یہ قوت نہ ہوتی' تو انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ کی بھی ضرورت نہ رہتی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 138)

خدا تعالیٰ کا ہر حکم بشاشت کے ساتھ ادا کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہماری جماعت صرف مالی قربانی نہیں دے رہی بلکہ وقت کی قربانی بھی دے رہی ہے۔ جب ہم مالی قربانیوں کی یاد دہانی کراتے ہیں تو بعض غیر لوگ اور جماعت کے اندر منافق یہ کہتے ہیں کہ دیکھو چندے دینے کی بات کردی ہے حالانکہ چندہ تو ہماری کوششوں کا شاید ہزارواں حصہ ہو گا۔

ہم صرف چندے کی تحریک نہیں کرتے بلکہ ہم اپنے دوستوں سے یہ بھی کہتے ہیں کہ غلبہ (دین حق) کے لئے دعائیں کرو۔ اب دعا کرنا کوئی معمولی بات تو نہیں ہے۔ دعا کے لئے ذہن کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ دعا کے لئے وقت کا انتخاب کرنا پڑتا ہے دعا کے لئے دنیوی جذبات کو قربان کرنا پڑتا ہے دعا کے لئے دنیوی آراموں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ غرض بہت کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ تب دعا صحیح معنوں میں دعا ہوتی ہے۔

پس پیسے دینا تو آسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس کو جتنا دیا ہے اس کا سولھواں یا اگر موصی ہے تو عام طور پر دسواں حصہ دیا جاتا ہے۔ یا بعض موصی صاحبان پانچواں حصہ بھی دیتے ہیں بعض تیسرا بھی دے دیتے ہیں لیکن عام طور پر موصی دسواں حصہ دیتے ہیں لیکن جو اوقات کی قربانی مختلف رنگوں میں جماعت لے رہی ہے۔ جماعت سے اور افراد جماعت سے' وہ 24 گھنٹے کے ایک دن میں نسبتاً بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے فرمایا ہے کہ رات کا ایک تہائی حصہ دعاؤں میں اور خدا تعالیٰ کی یاد میں اور اس کی حمد میں اور اس کے احسانوں کا شکریہ ادا کرنے میں خرچ کیا کرو اور اسی طرح دن کے وقت بھی ایک (صاحب ایمان) تو صبح سے لے کر شام تک اور شام سے لے کر صبح تک بیداری کے اوقات میں اتنا ذکر الٰہی کرتا ہے کہ خدا کے فرشتے کہتے ہیں کہ اس کی نیند کے اوقات کو بھی ذکر الٰہی میں شمار کر لو کیونکہ اگر یہ اس وقت بھی اپنے ہوش میں ہوتا یعنی نیند نہ آئی ہوتی اور خدا تعالیٰ نے اسے آرام کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو یہ اس وقت کو بھی ذکر الٰہی میں گزار رہا ہوتا۔ کیونکہ (صاحب ایمان) تو دنیا کے سارے دھندے کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی یاد کو نہیں بھلاتا۔ دین حق ایک ایسا عظیم اور حسین مذہب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی دوسری ظاہری ذمہ داریوں کو چھوڑ کر ہی ذکر الٰہی کی تلقین نہیں فرمائی۔ گو ہم بعض مواقع پر دنیوی مصروفیات کو چھوڑ کر بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ مثلاً ہم سب کام چھوڑ کر یہاں جمعہ کی (عبادت) ادا کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ (کلام الٰہی) نے کہا ہے کہ جب تمہیں (عبادت) جمعہ کے لئے بلایا جائے تو ہر قسم کی بیع و شراء کو چھوڑ دیا کرو۔ میں نے آج جمعہ کے لئے آتے ہوئے محسوس کیا ہے کہ بعض دوست اس ہدایت کی پابندی نہیں کرتے۔ (۔) جب میں گول بازار

باقی صفحہ 7 پر

ہر نفع اور سود حقیقی اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

سیکرٹری بیت الحمد منصوبہ

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب (وفات یافتہ) صدر لجنہ حلقہ ڈھونیکے وزیر آباد مورخہ 97-6-25 بروز بدھ بعمر 87 سال وفات پا گئیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ 97-6-26 احاطہ دفاتر صدر انجمن میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر نے دعا کروائی۔

آپ حضرت شیخ خدا بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بیٹی اور مکرم ملک اعجاز احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید وزیر آباد کی والدہ تھیں۔ احباب جماعت سے ان کی درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ملک محمد اسحاق صاحب سابق پنشنر صدر انجمن احمدیہ 36/17 دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 97-6-25 کو بعد عصر 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اگلے روز بیت المبارک میں بعد عصر ان کا جنازہ محترم چوہدری مبارک مصلح

باقی صفحہ 8

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28 جون ... احسان 1376 ہش

جسمانی اور روحانی ورزشیں

ہم دیکھتے ہیں کہ ورزش کرنے والے لوگوں کے جسم کس طرح تندرست اور توانا نظر آتے ہیں۔ اور جو لوگ باڈی بلڈر بنتے ہیں جب وہ اپنا سینہ پھلاتے ہیں تو کیا عجیب نظارہ ہوتا ہے اور پھر وہ ذرا سا جھٹکا دے کر اپنے بازوؤں کو پیچھے کرتے ہیں تو وہ کتنے پھولے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ سب کچھ مشق کا نتیجہ ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جسمانی اور روحانی زندگی جو متوازن چلتی ہے دونوں میں یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ اگر انسان کوشش کرے اور ورزش کرے تو جسمانی طور پر اپنے جسم کو تندرست و توانا رکھ سکتا ہے۔ بلکہ خاص قسم کی ورزشوں سے وہ اپنے سینے کو اور اپنے بازوؤں کو اس طرح پھلا سکتا ہے کہ لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی زندگی میں اگر ورزش کی جائے تو یقیناً یہی آثار پیدا ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے انسان کی تین حالتیں ہیں۔ نفس امارہ۔ نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ میں انسان کو برے برے خیال آتے ہیں اور اس کی لڑائی جاری رہتی ہے لیکن اکثر وہ ہار جاتا ہے۔ نفس امارہ اسے آگے بڑھنے سے روک دیتا ہے البتہ وہ کوشش کرے اور اپنی کوشش کو جاری رکھے تو اس کا نفس امارہ نفس لوامہ میں بدل جاتا ہے۔ لوامہ میں کبھی گرتا ہے اور کبھی اٹھتا ہے۔ دونوں حالتیں اس کے سامنے آتی رہتی ہیں۔ نیکی کرنی چاہتا ہے۔ کر بھی لیتا ہے اور بعض اوقات نہیں بھی کر سکتا۔ اس کا نفس اسے ملامت بھی کرتا ہے کہ یہ کچھ کیا جا سکتا تھا کیا کیوں نہیں۔ یا یہ کچھ چھوڑا جا سکتا تھا۔ چھوڑا کیوں نہیں۔ پھر جب وہ کوشش جاری رکھتا ہے کہ اپنے آپ کو مزید بہتر بنائے تو اسے نفس مطمئنہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور نفس مطمئنہ کا مطلب یہ ہے کہ انسان ہر کام ایسے اطمینان سے کرتا ہے کہ اسے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ وہ کام درست ہے۔ اور وہ کام واقعی درست بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنی روحانی زندگی کو اعلیٰ مدارج کی طرف لے جانے میں مصروف رہتا ہے۔

معلوم ہوا کہ کوشش کرنا جسمانی طور پر بھی ضروری ہے اور روحانی طور پر بھی، جو لوگ ورزش نہیں کرتے ان کے جسم ویسے تندرست و توانا نہیں ہوتے جیسے ان لوگوں کے جو ورزش کرتے ہیں۔ ہمیں حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب نے بتایا کہ جب وہ دعوت الی اللہ کے لئے مغربی افریقہ جا رہے تھے تو حضرت امام جماعت الثانی نے آپ سے فرمایا کہ آپ وہاں ورزش کرتے رہیں۔ اور اگر باقاعدہ ورزش کرنے کا موقعہ نہ ملے تو سیر ضرور کریں۔ سیر بھی ورزش کا ایک حصہ ہے، ہلکا پھلکا حصہ ہے، لیکن ہے بہت مفید۔

پس انسانی جسم کو تندرست و توانا رکھنے کے لئے جس طرح ورزش کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح روحانی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے بھی انسان کو ورزش کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایک روحانی ورزش تو یہ ہے کہ جو ظاہر احکام ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ عبادت کی جائے اور عبادت نہایت خلوص کے ساتھ خدا تعالیٰ کے لئے کی جائے۔ اور چونکہ انسان کا تعلق یا خدا سے ہے یا انسانوں سے ہے اس لئے صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کر لینا کافی نہیں سمجھا گیا۔ انسانوں کے ساتھ اس کا حسن سلوک بھی نہایت ضروری ہے۔ ہر وہ بات جس سے معاشرہ بہتر بنتا ہو۔ جس میں لوگوں کی بہبود شامل ہو وہ کرنے سے اس کی روحانی زندگی بہتر بن سکتی ہے۔ پس روحانی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے وہ عبادات بھی کرنی چاہئیں جن کا خاص طور پر خدا تعالیٰ سے تعلق ہے خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا، خدا تعالیٰ کے احکام ماننا۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنا۔ اور ایسی باتیں بھی جو بظاہر الفاظ میں تو حکم کے طور پر نہ ملتی ہوں لیکن خدا تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے والی ہوں۔ ان کے ساتھ ہمدردی کی جائے، ان کے ساتھ پیار کیا جائے۔ گرتے ہوؤں کو اٹھایا جائے۔ بیوا اور یتیموں کی مدد کی جائے یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ہماری روحانی زندگی کے لئے ورزش کا کام دیتی ہیں۔ اگر ہم یہ ورزش جاری رکھیں تو یقیناً جس طرح جسمانی ورزش سے ہمیں جسمانی تندرستی میسر آتی ہے اسی طرح روحانی تندرستی بھی میسر آئے گی۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"دنیا میں جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے۔ جس سے انسان حد اعتدال سے گزر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں اس سے بھی لے لیتے ہیں مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جائے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اس کی آگ کو بجھانا ہے۔ وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کرے گی اور اس کے اوپر گرے گی تو اسے مغلوب کر کے چھوڑے گی"۔

اس ارشاد میں سب سے اہم اور قابل عمل اور واجب العمل بات کوشش ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے انسان کی تین حالتیں ہیں۔ نفس امارہ، نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوشش کی جائے اور محنت سے کام لیا جائے تو جس طرح پہلوان اپنے بدن کو کیا سے کیا بنا لیتے ہیں اسی طرح روحانی زندگی کی بھی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ گویا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان ہر وقت اپنے اعمال پر نظر رکھے اپنی نیت پر نظر رکھے اپنے خیالات کو پرکھتا رہے اور کوشش کر کے ان سب کو بہتر سے بہتر بنائے جیسا کہ حضرت صاحب نے مثال دی ہے کہ نفس امارہ کی مثال آگ کی سی ہے۔ آگ پر پانی رکھا جائے تو پانی گرم ہو جاتا ہے لیکن اگر اسی پانی کو آگ پر ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے کیونکہ خاصہ پانی کا ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

پس انسان اپنی روحانی زندگی کی بہتری کے لئے کوشش کرے تو وہ اپنی صحیح فطرت پر آجاتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اس لئے نفس امارہ کو چھوڑتا ہوا اور نفس لوامہ کو چھوڑتا ہوا نفس مطمئنہ حاصل کر لیتا ہے اور نفس مطمئنہ کا حاصل کر لینا ہی زندگی کی اصل غرض و غائت ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنی زندگی میں نفس مطمئنہ حاصل کر لیتا ہے وہ درحقیقت اس مقصد کو پا لیتا ہے جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔

پس یہ بات ہمیشہ سامنے رہنی چاہئے کہ کوشش کی ضرورت ہے۔ کوشش میں برکت ہے جسمانی تندرستی کے لئے بھی کوشش کی ضرورت ہے اور روحانی تندرستی کے لئے بھی کوشش کی ضرورت ہے۔ دونوں امور کے لئے ورزش کرنا بہت لازم ہے۔ جسمانی ورزشیں اپنے طور کی ہیں اور روحانی ورزشیں اپنے طور کی۔ ان دونوں کو خوب سمجھ لینا چاہئے اور ان دونوں پر عمل پیرا ہو جانا چاہئے۔ جسم بھی تندرست و توانا ہو اور روح بھی تندرست و توانا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مری آنکھوں میں رکھ دو اپنی آنکھیں
میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا ان کو
ملوں گا جن سے، یہ بھی مل سکیں گی
جو میں دیکھوں گا، دکھلاؤں گا ان کو
سنائیں گی وہاں کی داستانیں
حفاظت سے میں لے آؤں گا ان کو

ابوالاقبال

حبیب الرحمان زیروی۔ اسسٹنٹ لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکاتیب گرامی

حضرت حکیم مولانا نورالدین (امام جماعت الاول) کے نام

مخدومی مکرم اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب (-)

ہر دو عنایت نامے پہنچ گئے خدائے قادر ذوالجلال آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اپنے ارادات خیر میں مدد دیوے۔ اس عاجز نے آں مخدوم کے نکاح ثانی کی تجویز کے لئے کئی جگہ خط روانہ کئے تھے......

اب میں تھوڑا سا حال منشی احمد جان صاحب کا سناتا ہوں منشی صاحب (-) اصل میں متوطن دہلی کے تھے۔ شاید ایام مفسدہ 1857ء میں لودہانہ آ کر آباد ہوئے۔ کئی دفعہ میری ان سے ملاقات ہوئی نہایت بزرگوار خوبصورت۔ خوب سیرۃ۔ صاف باطن۔ متقی۔ باخدا اور متوکل آدمی تھے۔ مجھ سے اس قدر دوستی اور محبت کرتے تھے۔ کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارتاً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اس میں کسر شان ہے۔ مگر انہوں نے ان کو صاف جواب دیا کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں۔ اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے۔ اس پر بعض نالائق خلیفے ان کے منحرف بھی ہو گئے۔ مگر انہوں نے جس اخلاص اور محبت پر قدم مارا تھا۔ آخیر تک نباہا۔ اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔ جب تک زندہ رہے۔ خدمت کرتے رہے۔ اور دوسرے تیسرے مہینے کسی قدر روپے اپنے رزق خداداد سے مجھے بھیجتے رہے۔ اور میرے نام کی اشاعت کے لئے بدل وجان ساعی رہے۔ اور پھر حج کی تیاری کی۔ اور جیسا کہ انہوں نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھا تھا۔ جاتے وقت بھی پچیس روپے بھیجے۔ اور ایک بڑا لمبا اور دردناک خط لکھا۔ جس کے پڑھنے سے رونا آتا تھا۔ اور حج سے آتے وقت راہ میں ہی بیمار ہو گئے اور گھر آتے ہی فوت ہو گئے۔ (-) اس میں کچھ شک نہیں کہ منشی صاحب علاوہ اپنی ظاہری علمیت و خوش تقریری و وجاہت کے جو خداداد انہیں حاصل تھی۔ (صاحب ایمان) صادق اور صالح آدمی تھے۔ جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ عالی خیال اور صوفی تھے۔ اس لئے ان میں تعصب نہیں تھا۔ میری نسبت وہ خوب جانتے تھے کہ یہ حنفی تقلید پر قائم نہیں ہیں۔

لیکن پھر بھی یہ خیال انہیں محبت و اخلاص سے نہیں روکتا تھا۔ غرض کچھ مختصر حال منشی احمد جان صاحب (-) کا یہ ہے۔ اور لڑکی کا بھائی صاجزادہ افتخار احمد صاحب بھی نوجوان صالح ہے۔ جو اپنے والد (-) کے ساتھ حج بھی کر آئے ہیں۔ (-) لڑکی کے ظاہری حلیہ سے بھی کسی طور سے اطلاع ہو جانی چاہئے۔

بہتر تو بچشم خود دیکھ لینا ہوتا ہے۔ مگر آج کل کی پردہ داری میں یہ بڑی قباحت ہے۔ کہ وہ اس بات پر راضی نہیں ہوتے (-)

ایک میرے دوست سامانہ علاقہ پٹیالہ میں ہیں۔ جن کا نام میرزا محمد یوسف بیگ ہے۔ انہوں نے کئی دفعہ ایک معجون بنا کر بھیجی ہے۔ جس میں کچلہ مدبر داخل ہوتا ہے۔ وہ معجون میرے تجربہ میں آیا ہے۔ کہ اعصاب کے لئے نہایت مفید ہے۔ اور امراض رعشہ اور فالج اور تقویت دماغ (-) اور نیز تقویت معدہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ مدت سے میرے استعمال میں ہے۔ اگر آپ اس کو استعمال کرنا قرین مصلحت سمجھیں تو میں کس قدر جو میرے پاس ہے بھیج دوں۔

چھ سو روپے کے لئے جو آنمخدوم نے لکھا ہے۔ اس کی ضرورت تو بہرحال درپیش ہے۔ مگر بالفعل اپنے پاس ہی بطور امانت رکھیں۔ اور مناسب ہے کہ وہ آپ کے مصارف سے الگ پڑا رہے۔ تا جس وقت مجھے ضرورت پڑے۔ بلا توقف آپ بھیج سکیں۔ مگر ابھی نہ بھیجیں جس وقت مطالبہ کے لئے میرا خط پہنچے۔ اس وقت ارسال فرماویں۔ (-)

○○○

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب (-) محبت نامہ جو آنمخدوم کے مرتبہ یقین اور اخلاص اور شجاعت اور للّٰہی زندگی پر ایک محکم دلیل اور حجت قویہ تھا۔ پہنچ کر باعث انشراح خاطر و سرور و ذوق ہوا۔ بلاشبہ اس درجہ کی قوت و استقامت و جوش و ایثار جان و مال للہ اس چشمہ صافیہ کمال ایمانی سے نکلتا ہے۔ جس میں چمکتا ہوا یقین اس امر کا پورے زور کے ساتھ موجود ہوتا ہے کہ خدا ہے اور وہ صادقوں کے ساتھ ہے۔

اس عاجز نے ارادہ کیا تھا۔ کہ بلاتوقف جناب الٰہی میں اس بارہ میں توجہ کروں۔ لیکن دورہ مرض اور ضعف دماغ اور ایک امر پیش آمدہ کی وجہ سے اس میں تاخیر ہے۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ جس وقت خدا تعالیٰ چاہے مجھے اس توجہ کے لئے توفیق بخشی جائے گی۔ اول حضرت احدیت جل شانہ سے اجازت لینے کے لئے توجہ کی جائے گی۔ پھر بعد اس کے بعد یقینہ شرائط فریقین امر خارق عادت کے لئے توجہ ہو گی۔ یہ بات مسلم اور واضح رہے۔ کہ راستباز انسان کے لئے ایسے امور کی غرض سے کسی قدر مجاہدہ ضروری ہے۔ الکرامات ثمرۃ مجاہدات۔ علالت طبع بہت حرج انداز ہے۔ اگر یہ مقابلہ صحت اور طاقت دماغی کے ایام میں ہوتا۔ تو یقین تھا۔ کہ تھوڑے دن کافی ہوتے۔ مگر اب طبیعت تحمل شدائد مجاہدات نہیں رکھتی۔ اور ادنی درجہ کی محنت اور خوض اور توجہ سے جلد بگڑ جاتی ہے۔ (-)

آپ کی ملاقات کے لئے دل بہت جوش رکھتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا تھا۔ کہ ہم آنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ تشریف لاویں تو یہ سب باتیں زبانی مفصل طور پر بیان کی جائیں گی عبدالرحمٰن لڑکا بھی آپ کے انتظار میں مدت سے بیٹھا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب منتظر ہیں۔ آپ ضرور مطلع فرماویں۔ کہ آپ کب تک تشریف لاویں گے۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد 31۔ مارچ 1891ء

○○○

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب (-) عنایت نامہ پہنچ کر موجب تسلی ہوا۔ (-) یہ عاجز اس وقت بباعث شدت ضرورت خرچ اور ایک طرف تقاضا مطبع اور کاپی نویسوں کے حیران ہے۔ آخر سوچا کہ آنمکرم کو تکلیف دوں آں مکرم نے تجویز چندہ ماہواری کو اس عاجز پر ڈالا تھا۔ اور اب تک بباعث شرم خود تجویزی کے کچھ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن اب مجھے خیال آیا۔ کہ باوجود آنمکرم کے اخلاص اور محبت کے جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمائی ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ زیادہ تامل کیا جاوے۔ اس لئے میری دانست میں بشرطیکہ آپ پر بار نہ ہو۔ اور آسانی سے ایفا ہو سکے۔ اور کچھ ہرج نہ ہو۔ بیس روپیہ ماہواری آپ سے چندہ لیا جائے۔ سو میں چاہتا ہوں۔ کہ آنمکرم سو روپیہ کا بہر طرح بندوبست کر کے پانچ ماہ کا چندہ مجھے بھیج دیں۔ یکم مارچ 1891ء سے یہ چندہ آپ کے ذمہ ہوا۔ اور جولائی کے آخیر تک اس پیشگی چندہ کا روپیہ ختم ہو جائے گی۔ اور پھر ماہواری چندہ ارسال فرمایا کریں۔ محض شدید ضرورت کی وجہ سے مکلف ہوں۔

خاکسار غلام احمد از لودھیانہ

محلہ اقبال گنج 12۔ اپریل 1891ء

○○○

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب (-) عنایت نامہ پہنچا۔ علالت طبع کے معلوم کرنے سے طبیعت بہت متردد اور متفکر ہوئی۔ اور غائت درجہ کا قلق اور اضطراب ہے۔ امید کہ بہت جلد مفصل حالات خیریت آیات سے مطلع و مطمئن فرماویں۔ خدا تعالیٰ آنمکرم کو صحت اور عافیت کامل سے رکھ کر آپ کے ہاتھ سے سالہائے دراز تک خدمت دین لیتا رہے اور ایک عالم کو آپ سے متمتع اور مستفیض فرماویں۔ حالت مزاج گرامی سے ضروری جلد اطلاع بخشیں۔ اور مجھے مفصل معلوم نہیں ہوا۔ کہ کس قسم کی بیماری تھی۔ خدا تعالیٰ جلد اس سے شفا بخشے۔ آپ کی علالت طبع کی نسبت بہت متردد و غم تھا۔ آج آپ کے خط کے آنے سے کسی قدر طمانیت ہوئی۔ خدا تعالیٰ جلد تر آپ کو پوری صحت عطا فرماوے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد از لودھیانہ۔ اقبال گنج۔ 31۔ جولائی 1891ء

○○○

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی نورالدین صاحب (-) عنایت نامہ مشتمل بر تلطفات محبت نامہ پہنچ کر باعث انشراح و سرور ممنونی ہوا۔ آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو خیر و خوشی کے ساتھ جلد ملاوے۔ تعلقات دنیا میں حاسدوں کا ہونا ایک طبعی امر ہے۔ ولکل متقبل حاسد۔ حمایت و حفاظت الٰہی آپ کے لازم حال رہے۔ بے شک ایسے تعلقات بہت خطرناک ہیں۔ اور ان میں بجز خاص رحمت الٰہی کے انجام خیر کے ساتھ عہدہ برا ہونا بہت مشکل ہے۔ ہمیشہ تضرع اور استغفار حضرت رب کریم کی جناب میں لازم حال ہی رکھیں۔ رفق اور نرمی اور اخلاق میں تو پہلے ہی سے آنمکرم سبقت لے گئے ہیں۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ حاسدوں اور دشمنوں سے بھی یہی طریق جاری رہے۔ اور حتی الوسع ریاست کے کاموں میں بہت دخل دینے سے پرہیز رہے۔ کہ سلامت بر کنار است کا مقولہ قابل توجہ ہے۔ ازالہ اوہام اب تک چھپ کر نہیں آیا۔ شاید دس پندرہ روز تک آ جاوے گا۔ اس کے نکلنے کے بعد آنمکرم کو تکلیف دوں گا۔ کہ اس کا لب لباب نکال کر تشریحات اور ایزادات مناسب کے ساتھ آنمکرم کی طرف سے بھی کوئی رسالہ شائع ہو جاوے (-) اور سب خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج 16۔ اگست 1891ء

○○○

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب (-)

اس جگہ تا تحریر ہذا بفضلہ تعالیٰ ہر طرح سے خیریت ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر بلا سے محفوظ رکھ کر اپنی رحمت خاص کا مورد کرے۔ رسالہ ازالہ اوہام کے اصل مضامین تو طبع ہو چکے ہیں۔ (-) اس عاجز کی مرضی ہے۔ کہ رسالہ ازالہ اوہام کے نکلنے کے بعد کل متفرق فوائد اور نکات اس کے ایک جگہ جمع کریں۔ اور پھر ان کے ساتھ ان سوالات کا جواب شامل کر کے جو مخالفین نے اپنی تالیف میں لکھے ہوں۔ کہ رسالہ احسن ترتیب کے شائع کر دیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخالفین کی طرف سے شائد واللہ اعلم صد ہا رسالے شائع ہوں گے۔ اور چار تو شائع ہو چکے ہیں۔ جن کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ کوئی ایسی بات ان میں نہیں۔ جس کا جواب رسالہ ازالہ اوہام میں نہ دیا گیا ہو۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از لودھیانہ محلہ اقبال گنج 30۔ اگست 1891ء

○○○

مخدومی مکرمی اخویم (-) عنایت نامہ پہنچ کر علالت طبع آنمکرم سے بہت متردد ہوا۔ رات کو آپ کی صحت کے لئے بہت دعا کی گئی۔ امید کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے صحت بخشے۔ اخویم مولوی عبدالکریم کی تحریر آپ کی بیماری میں زیادہ دل کو صدمہ پہنچاتی ہے۔ اگر کل آنمکرم کا دستخطی خط نہ آیا ہوتا۔ تو معلوم نہیں مولوی عبدالکریم صاحب کی تحریر سے کس قدر قلق و اضطراب دل پر ہوتا خدا تعالیٰ بہت جلد آپ کو شفا بخشے۔ تمام غم راحت سے مبدل ہو جائیں گے۔ اللہ جل شانہ جانبین میں خیر و عافیت

ایک اچھی بات

لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد، اعمال پہ نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرائے میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

رکھے۔ اور آپ کی عمر میں صحت اور عافیت اور دین و دنیا کی سعادت کے ساتھ برکت سے بھری ہوئی درازی بخشے۔ آمین ثم آمین۔

(-) اس کے حکم کا منتظر رہنا چاہئے اور صبر کے ساتھ راہ دیکھنا چاہئے (-) جب آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے۔ اور ایک وادی کو پر کرتی ہے۔ اور زور سے چلنا چاہتی ہے۔ تو یہ قانون قدرت ہے۔ کہ اس پر ایک قسم کی جھاگ آجاتی ہے۔ وہ جھاگ بظاہر ایک غلبہ اور فوقیت رکھتی ہے۔ کہ پانی اس کے نیچے اور وہ اوپر ہوتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات اس قدر بڑھتی ہے۔ کہ پانی کے اوپر کی سطح کو ڈھانک لیتی ہے۔ لیکن بہت جلد نابود کی جاتی ہے۔ اور پانی جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے والی چیز ہے باقی رہ جاتی ہے۔ عبدالرحمٰن نومسلم لڑکا اسی جگہ پر ہے۔ اور شاید ضعف کی حالت میں ابھی سفر کرنا آنمکرم کا مناسب نہ ہو۔ اگر ایما فرماویں تو نامبردہ کو آپ کی طرف روانہ کیا جائے۔

OOO

مخدومی مکرمی اخویم (-)

معلوم نہیں کہ اب آنمکرم کی طبیعت کیسی ہے۔ خداتعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد تر شفا بخشے۔ اس عاجز کو آنمکرم نے قادیان کی سڑک پر لیکھرام کے اشعار دیئے تھے۔ ان کی طرف خیال ایسا فراموش ہو گیا۔ کہ کبھی یاد نہ آیا۔ آنمکرم نے ایک دو مرتبہ لکھا بھی۔ مگر پھر بھی بھول گیا۔ اب (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) بقیہ مضمون کو جلد ختم کر کے اس طرف متوجہ ہوں گا۔ بباعث علالت طبع دورہ مرض حافظہ میں بہت قصور ہو گیا ہے۔ دو تین روز سے اس قدر دورہ مرض ہوا۔ کہ ضعف بہت ہو گیا۔ اور کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ مطبع سے بار بار مطالبہ ہے۔ کہ بقیہ مضمون بھیجنا چاہئے مگر طاقت نہیں۔ کہ کچھ لکھ سکوں۔

فضل احمد کا خط نہایت اور غایت درجہ کی التماس سے آیا تھا۔ کہ مولوی صاحب کی خدمت میں سفارش کریں۔ کہ کوئی نوکری میرے گزارہ کے موافق کرا دیں۔ میں اپنے عیال کا گزارہ نہیں کر سکتا۔ سو اگرچہ مصلحت وقت کا حال آنمکرم کو بہتر معلوم ہو گا۔ لیکن اگر کچھ ہرج نہ ہو۔ اور مصلحت کے خلاف نہ ہو۔ اور کچھ جائز اعتراض نہ ہو۔ اور آنمکرم کچھ اس کی معاش کے لئے اس سے بہتر تجویز کر سکیں تو کر دیں (-) امید کہ اپنی روانگی سے پہلے اس عاجز کو ضرور مطلع فرماویں گے۔ اس قدر میں نے لکھا تھا۔ کہ پھر نہایت عاجزی سے فضل احمد کا خط آیا ہے۔ کہ خدمت میں مولوی صاحب کے میری نسبت ضرور لکھیں۔ آنمکرم اس کو بلا کر اطلاع دے دیں۔ کہ تیری نسبت وہاں سے سفارش لکھی ہے۔ اگر مناسب سمجھیں۔ کسی کو اس کی نسبت سفارش کر دیں۔ کہ وہ سخت حیران ہے۔ اس کی ایک بیوی میرے ساتھ اس جگہ ہے۔ اور ایک قادیان میں ہے۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ لودھیانہ محلہ اقبال گنج

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ نہیں۔ مگر لدھیانہ کے پتہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ 1891ء کا ہے۔ (عرفانی)

OOO

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب (-) مبلغ تینتیس روپے معرفت مولوی محمد حسین صاحب مجھ کو پہنچ گئے۔ یہ آپ کا کمال اخلاص اور غایت درجہ کی محبت ہے۔ کہ باوجود نہ ہونے روپیہ کے وقت پر آپ نے قرض لے کر روپیہ بھیجا۔ اور مجھے خارجاً معلوم ہوا ہے۔ کہ پہلے بھی آپ نے ایک دو مرتبہ ایسا ہی کیا تھا۔ آپ نے لکھا تھا۔ کہ رفاقت اور دوستی میں مجھے نسبت فاروقی ہے مگر میرے خیال میں آپ کو نسبت صدیقی ہے۔ کیونکہ انشراح صدر سے ایثار مال اور رفاقت فرمانے تک مستعد ہونا۔ یہ ہمت صدیقی تھی۔ اور میں جس نیت سے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ وہ خداتعالیٰ کو معلوم ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از لودھیانہ محلہ اقبال گنج۔

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں۔ مگر لودھیانہ کے پتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ 1891ء کا ہے۔ (عرفانی)

OOO

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب (-) میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ سردار ویٹ خان خلف الرشید مسٹر جان ویٹ کہ ایک جوان تربیت یافتہ قوم انگریز دانشمند مدبر آدمی انگریزی میں صاحب علم آدمی ہیں۔ اور کرنول احاطہ مدراس میں بعہدہ منصفی مقرر ہیں۔ آج بڑی خوشی اور ارادات اور صدق دل سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے۔ ایک باہمت آدمی اور پرہیزگار طبع اور محب (دین حق) ہیں۔ انگریزی میں حدیث اور (کلام الٰہی) کو دیکھا ہوا ہے۔ چونکہ رخصت کم تھی۔ اس لئے آج واپس چلے گئے پھر ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ تین ماہ کی رخصت لے کر اسی جگہ رہیں۔ اور اپنی بیوی کو ساتھ لے آویں۔ وہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ہر ایک ملک میں واعظ بھیجنے چاہئیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ایک مدراس میں واعظ بھیجا جاوے۔ اس کی تنخواہ کے لئے میں ثواب حاصل کروں گا۔ غرض زندہ دل آدمی معلوم ہوتا ہے۔ تمام اعتقاد سن کر آمنّا آمنّا کہا۔ کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔ (-) وہ محققانہ طبیعت رکھتے تھے۔ اور علوم جدیدہ میں مہارت رکھتے ہیں۔ زیادہ تر خوشی یہ ہے۔ کہ پابند عبادت خوب ہے بڑے التزام سے عبادت پڑھتا ہے۔ جاتے وقت امام بیت حافظ کو دو روپیہ دیئے۔ اور اس عاجز کے ملازموں کو پوشیدہ طور پر چند روپیہ دینے چاہے۔ مگر میرے اشارہ سے انہوں نے انکار کیا۔ ایک مضبوط جوان دوہرا بدن کا مشابہ بدن قاضی خواجہ علی کے اور اس سے کچھ زیادہ۔ خداتعالیٰ اس کو استقامت بخشے۔ کرنول احاطہ مدراس میں منصف ہے۔ آنمکرم بھی اس سے خط و کتابت کریں۔ ان کے پتہ کا ٹکٹ بھیجتا ہوں۔ مگر ٹکٹ میں بلور لکھا ہے۔ وہاں سے بدلی ہو گئی ہوگی۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان 13۔ جنوری 1892ء

یہ وعدہ کر کے گئے ہیں۔ کہ ازالہ اوہام کے بعض مقامات انگریزی میں ترجمہ کر کے بھیج دوں گا۔ ان کو چھپوا کر شائع کر دینا۔ اور ازالہ اوہام کی دو جلد لے گئے ہیں۔ قیمت دینے پر اصرار کرتے تھے۔ مگر نہیں لی گئی۔

OOO

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

منجانب مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کا یہ اجلاس حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا حرم حضرت امام جماعت الثانی کی وفات پر دلی رنج و غم کے ساتھ افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت سیدہ مہر آپا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر رفیق حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے صاحبزادے محترم سید عزیزاللہ شاہ صاحب کے ہاں 1919ء کو پیدا ہوئیں۔ حضرت سیدہ ام طاہر کی وفات پر 1944ء میں بعض بشارات کے مطابق حضرت امام جماعت الثانی کے عقد میں آکر "خواتین مبارکہ" میں شامل ہوئیں۔ حضرت امام جماعت الثانی نے رؤیا میں دیکھا کہ:۔

"ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے کہ مہر آپا کو بلاؤ"

اسی رؤیا کی بناء پر آپ "مہر آپا" کے نام سے مشہور ہوئیں۔ اپنے اس نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی نے حضرت سیدہ کی نسبت دعا کرتے ہوئے فرمایا:۔

"غریبوں اور مسکینوں کے لئے ہمدرد اور مہمانوں کے لئے خبر گیر ہو۔ (دین اور دین حق) کی خدمت میں اپنی زندگی خرچ کرنے والی ہو۔" حضرت سیدہ کی زندگی اس دعا کی عملی تصویر تھی۔ مساکین، یتامیٰ اور بیوگان سے دلی ہمدردی اور محبت کے ساتھ ساتھ تادم آخر احمدیت کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ لجنہ اماء اللہ کے مختلف کاموں میں ہمیشہ حصہ لیا۔ عرصہ تک نائب صدر لجنہ مرکزیہ رہیں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے نہایت درجہ تقویٰ شعار، ہمدرد خلائق اور سب کچھ راہ مولا میں فدا کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہتیں اور اپنی ساری جائیداد جماعت کو پیش کر دی تھی۔

حضرت امام جماعت الرابع نے آپ کی وفات پر 23۔ مئی کے خطبہ میں حضرت سیدہ موصوفہ کے اوصاف و خصائل کا نہایت جامع ذکر فرمایا ہے اور آپ کی طرف سے تین لاکھ جرمن مارک کی خطیر رقم جرمنی میں تعمیر ہونے والی ایک سو بیوت الذکر کے سلسلہ میں پیش کرنے کا اعلان فرمایا۔ یہ بیوت الذکر ہمیشہ ہمیش کے لئے حضرت سیدہ کے لئے تحریک دعا کا موجب رہیں گی۔

مجلس انصاراللہ پاکستان حضرت سیدہ کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع، خاندان حضرت بانی سلسلہ، آپ کے بھائی محترم سید نعیم احمد شاہ صاحب اور ہمشیرہ محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ نیز جماعت احمدیہ عالمگیر سے تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دعاگو ہے کہ مولا کریم حضرت سیدہ مہر آپا کے درجات اپنے قرب میں بلند سے بلند تر فرماتا رہے۔

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہابہار

ہم ہیں جملہ اراکین مجلس عاملہ
انصاراللہ پاکستان

آپ کی رائے

اخبار کے ادارہ اور قارئین کے درمیان گفتگو ہمیشہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر آپ اخبار کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں تو ادارے کو اس بات کا موقعہ ملتا ہے کہ وہ ایسی باتوں پر غور کر کے ان میں سے جو مفید اور قابل عمل ہوں انہیں اپنا لے۔ پس آپ ہم سے گفتگو کیجئے اور ہمیں اپنی رائے سے مستفید کیجئے اگرچہ یہ ضروری تو نہیں کہ ہر تجویز اور ہر رائے سے اتفاق کر لیا جائے۔ لیکن یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ہر تجویز اور ہر رائے پر غور کرنا ضروری ہے۔ اور اس غور ہی کے نتیجہ میں یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کون سی تجویز اور کون سی رائے قبول کر لینی چاہئے۔ ادارے کا اور قارئین کا مقصد تو یہ ہے کہ اخبار کو مفید سے مفید تر بنایا جائے اور جماعت کے تمام حلقے اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ جماعتی اخبار کسی ایک حلقے کے لئے نہیں ہوتا۔ سب حلقوں کے لئے مفید ثابت ہونا چاہئے۔ اگرچہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ضروری نہیں کہ اخبار کا ہر مضمون ہر شخص کے لئے ایک جیسی دلچسپی رکھتا ہو۔ جن ممالک میں بڑے بڑے اخبار چھپتے ہیں۔ وہاں لوگ اپنی ضرورت کے مطابق اخبارات کے حصے پڑھ لیتے ہیں اور باقی چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو کوئی شخص بھی سارے کا سارا اخبار پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں کر سکتا اور نہ وہ سارے کا سارا اخبار اس کی دلچسپی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس بات کا منطقی نتیجہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی بات آپ کی دلچسپی کی نہیں ہے تو یقیناً کسی اور کی دلچسپی کی بات ہو گی آپ اپنی دلچسپی سے واسطہ رکھئے اور اوروں کو بھی اپنی دلچسپی کی باتیں حاصل کرنے دیجئے۔

(ادارہ)

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادرفتگان

مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

حمیدہ اہلیہ مولانا عبدالرشید رازی

بزرگوں کے ذکر خیر سے ان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ آج میں اپنے خاندان کی ایک بزرگ ہستی 'مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ' جو کہ میری دادی جان تھیں' کے متعلق بیان کرنے لگی ہوں۔ چونکہ وہ میری کم سنی میں ہی وفات پا گئی تھیں اس لئے مجھے میرے خسر مکرم ماسٹر عبدالکریم رازی صاحب اور میری والدہ کی زبانی ان کے بہت سے اوصاف کا علم ہوا۔ میرے سسر اور والد صاحب دونوں سگے بھائی تھے۔ میرے خسر نے تقریباً پانچ چھ سال میرے پاس ربوہ میں وقت گزارا۔ وہ اپنی وفات سے پہلے تقریباً روزانہ اپنی والدہ صاحبہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اس لئے یہ مضمون گویا میرے خسر کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے۔

ہماری دادی جان عبادات کی پابند تھیں۔ ہمارے دادا جان بچوں کی صغر سنی میں ہی فوت ہو گئے تھے وہ اپنی جوانی سے ہی عبادت' روزہ اور آخر شب کی عبادت کے پابند تھے۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے اکیلے ہی تینوں بیٹوں اور ایک بیٹی کو نیک اور اعلیٰ دینی اور دنیاوی تعلیم دلوائی۔ اپنے باپ کی طرح بچوں کو بھی باقاعدہ آخر شب کی عبادت کا پابند بنایا۔ اور اس زمانہ میں دو بچوں کو اعلیٰ ٹیچنگ ٹریننگ دلوائی۔ اور ایک بچے کو بہتر ہنر سکھایا۔

میری دادی جان نے اوائل جوانی میں بیوہ ہو جانے کے باوجود بہت صبر و تحمل سے وقت گزارا۔ انہوں نے بچوں کی تربیت میں خدا کی محبت کا رنگ بھر دیا تھا۔

جب میرے والد صاحب مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب نے احمدیت قبول کی تو باوجود باقی خاندان کی مخالفت کے' آپ نے اپنے اس بیٹے کا بہت ساتھ دیا اور انہیں ہر قدم پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی۔ لیکن بعد میں آپ نے باقی بیٹوں کے ساتھ 1927ء میں بیعت کر لی اور تازندگی احمدیت کے ساتھ وابستہ رہیں۔

اس زمانہ میں جبکہ آپ نے گھر میں ایک' دو بھینسیں رکھی ہوئی تھیں' آپ کی فیاضی کا یہ حال تھا کہ جب کبھی کوئی لسی لینے آتا تو آپ مکھن ضرور ڈال کر دیتیں۔ اگر کبھی کوئی ضرورت مند کسی بھی وقت دودھ لینے آتا تو کبھی انکار نہ کرتیں۔ اس کے علاوہ اگر ان کے علم میں ہوتا کہ کوئی شخص کلام الٰہی حفظ کر رہا ہے تو اس کو بھی دودھ بھجواتیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے آپ کے بیٹے (حافظ محمد عبداللہ صاحب) کو کلام الٰہی حفظ کرنے کی سعادت نصیب کی۔

کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتیں' ضرور کچھ نہ کچھ مدد کر دیتیں۔ اس وقت ان کے پاس چاندی کے زیورات کثرت سے تھے۔ چونکہ اس دور میں سونا کم اور چاندی زیادہ استعمال ہوتی تھی۔ اکثر لوگ جو استطاعت نہ رکھتے تھے۔ ہماری دادی جان سے شادی' بیاہ کے موقع پر آٹھ' دس روز کے لئے زیورات لے جاتے اور وعدہ کے مطابق واپس کر جاتے تھے۔ آپ ہر وقت امیر اور غریب کی مدد کے لئے تیار رہتی تھیں۔

ہماری دادی جان ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھتی تھیں۔ اس وقت جبکہ جوائنٹ فیملی سسٹم تھا۔ پہلے سب مردوں کو کھانا دیتیں اور پھر سب عورتوں کو دیا جاتا تھا۔ آپ کی بڑی بہو اپنے تین بچوں کو چھوڑ کر بہت کم عمری میں فوت ہو گئی تو آپ نے ان سب بچوں کو خود ہی پالا اور ہر لحاظ سے بہتر تربیت دی۔ آپ ایرانی النسل تھیں اور اپنے وقت کی خوبصورت اور باوقار عورت تھیں۔

آپ 1934ء میں گھلن ضلع جالندھر میں فوت ہوئیں۔ وہاں کے لوگوں نے آپ کی میت قادیان لے جانے سے انکار کر دیا کہ یہ ہمارے محسن کی بیوی ہیں اور ان کے ہم پر بہت سے احسانات ہیں۔ اس لئے یہ ہمارے قبرستان میں ہمارے قریب ہوں گی۔ پھر میرے سسر مکرم ماسٹر عبدالکریم رازی صاحب نے قادیان میں ان کا کتبہ یادگار لگوایا۔

میں اور میرے بچے جب خدا کے فضل سے 1993ء میں جلسہ سالانہ قادیان گئے تو ہمیں بہشتی مقبرہ قادیان جا کر اپنی دادی جان کی یادگار پر دعا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس میں میرے بھائی عزیزم مبشر (مقیم کینیڈا) بھی شامل تھے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمیشہ ہمارے بزرگوں کو اپنی رحمتوں کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

ООО

آپ کا خط ملا

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ رقم فرماتے ہیں۔

اللہ آپ کا بھلا کرے کہ آپ ہم جیسے ست لوگوں کو لکھنے لکھانے کی طرف "ہوکے" لگا لگا کر بیدار کر رہے ہیں۔ آپ کا ہو کا احمدیہ ٹیلی ویژن پر سنا۔ اللہ جزا دے بہت مضبوط دلائل تھے۔ سلطان القلم کی فوج میں شمولیت کی دعوت۔ دوسری اہم بات جو آپ نے بیان فرمائی وہ یہ تھی کہ کچھ نہ کچھ ضرور لکھیں۔ غالباً یہ بات الفضل میں بھی چھپ چکی ہے آپ نے فرمایا لکھ نہیں سکتے تو ٹیپ کروا کر ہی بھجوا دیں میں خود لکھوا کر چھاپ دوں گا۔ اللہ آپ کو جزاء عطا فرمائے۔ آپ کے بیان کردہ ارشادات کی تعمیل میں کچھ نہ کچھ لکھنے کی طرف راغب ہوا ہوں۔ اور اللہ نے چاہا تو اس سلسلہ کو جاری رکھوں گا۔

دوسروں کیلئے دعا کرنے سے عمر دراز ہوتی ہے

دوسروں کیلئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا (جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ الرعد-۱۸) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

O

ہر زباں داستاں سرا ہوگی
یہ مری داستاں بھی کیا ہوگی

نہ کرو جورِ ناروا ہم پر
پرسشِ جوَر ناروا ہوگی

کیا کرو گے جب آہِ مظلوماں
عرش و کرسی سے آشنا ہوگی

خود فرشتے بھی ہمنوا ہونگے
درد ہی درد جب دعا ہوگی

لطف جینے کا آئے گا جب بھی
زندگی غم سے آشنا ہوگی

بے حساب اَجر پائے گا مظلوم
ظلم کی جب بھی انتہا ہوگی

ہوگی حشر "آہ زمرۂ ابرار"
"بالخصوص آہ میرزا ہوگی"

آئے گا وہ بھی دن چمن والو
بوئے گل ہوگی اور صبا ہوگی

عبدالمنان ناہید

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ڈی-8' ترقی پذیر مسلم ممالک کا اتحاد

آج کا دور سیاسی کی بجائے اقتصادی اور معاشی مفادات کو سامنے رکھ کر اتحاد کرنے کا دور ہے۔ دنیا بھر کی سیاست کا رخ اب معیشت سے متعین ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے سارک' آسیان' مجوزہ عرب مشترکہ منڈی' جی سیون گروپ وغیرہ تنظیمیں وجود میں آئی ہیں۔ جبکہ ماضی میں دفاعی اور سیاسی بنیادوں پر تنظیمیں قائم ہوتی تھیں جن میں دولت مشترکہ' غیر جانبدار ممالک کا گروپ' وارسا پیکٹ' سیٹو' سینٹو وغیرہ تنظیمیں ایسی تھیں جو اب مردہ ہو چکی ہیں۔ تاہم علاقائی اتحاد اور تعاون کی تنظیمیں اب بھی قائم ہیں لیکن غیر موثر ہیں۔ ان میں ایکو اور افریقی اتحاد تنظیم وغیرہ شامل ہیں۔ اسلامی کانفرنس بھی تنقید کی زد میں رہتی ہے۔ اس کا دائرہ اثر بھی بہت کم ہے۔

جون میں استنبول میں ڈی 8 کے نام سے آٹھ ترقی پذیر مسلمان ممالک نے ایک تنظیم کے قیام کا اعلان کیا اس کی بنیاد معاشی اور تجارتی اشتراک پر ہے۔

مبصرین کا خیال ہے کہ ڈی 8 گروپ کا قیام بین الاقوامی تعاون کا ایک انوکھا تجربہ ہے کیونکہ نہ تو یہ سارک' ایکو' یا آسیان کی طرح سیاسی مفادات کی حامل کوئی بین الاقوامی تنظیم ہے ڈی 8 کا نام دے کر اس کی رکنیت کو بظاہر محدود کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ بات بھی تجربہ میں آئی ہے کہ جب تنظیم میں شامل اراکین ممالک کی تعداد بڑھ جاتی ہے تو تنظیم کے بنیادی مقاصد پر اشتراک عمل ممکن نہیں رہتا۔

یہ تنظیم بنیادی طور پر معاشی فروغ کی تنظیم ہے لیکن جیسا کہ عموماً ایسی تنظیموں میں امید رکھی جاتی ہے یہ تنظیم سماجی اور سیاسی شعبوں میں بھی تعاون کرے گی۔

استنبول کے ایک سابق عثمانی محل میں ترک صدر سلیمان ڈیمریل کی میزبانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان' ایران' مصر' نائیجیریا' بنگلہ دیش' ملائشیا' انڈونیشیا' اور ترکی کے سربراہوں نے ڈی 8 کی دستاویز پر دستخط کئے۔ اس تنظیم کا آئیڈیا سابق ترک وزیر اعظم نجم اربکان نے گزشتہ سال اکتوبر میں دیا تھا۔ وہ اس کو 8 مسلم ممالک کا گروپ کا عنوان دینا چاہتے تھے۔ لیکن ان آٹھ میں سے بعض کو مسلم کا لفظ قابل قبول نہیں تھا۔ لہٰذا اس کو ترک کر دیا گیا اور مسلم ملکوں کی جگہ ترقی پذیر ملکوں کی اصطلاح کو اپنایا گیا۔

اس نئے گروپ کے قیام کا مقصد تجارت مالیات سرمایہ کاری' نج کاری' ٹیکنالوجی' چھوٹے کاروبار' ٹرانسپورٹ' مواصلات' اور غربت کے خلاف جنگ جیسے شعبوں میں رکن ممالک کے درمیان اشتراک عمل کی راہیں ہموار کرنا ہے۔

اس گروپ کا خواب دیکھنے والے سابق ترک وزیر اعظم اربکان کا یہ کہنا ہے کہ ہمارا مقصد دنیا کے معاشی اور تجارتی حلقوں میں اپنا جائز مقام حاصل کرنا ہے۔ ہم امیر ملکوں کے ساتھ اپنے معاملات فساد اور محاذ آرائی کی بجائے مکالمہ اور تعاون کے ذریعے طے کریں گے۔

اگر ان ممالک کے وسائل اور ضروریات کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے جو وزیر اعظم نواز شریف نے اپنے خطاب میں واضح بھی کی ہے کہ ہم رکن ملکوں کے پاس ترقی کے لئے درکار افرادی قوت وسائل اور فنی مہارت موجود ہے۔ اصل چیلنج یہ ہے کہ ان دستیاب قوتوں کو مشترکہ مقاصد کے لئے دانش مندی سے بروئے کار لایا جائے۔ اس گروپ کے قیام کا ایک اہم مقصد قابل غور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ امیر اور ترقی یافتہ ممالک اپنی دولت اور ٹیکنالوجی کی بناء پر ترقی پذیر ممالک کا جو استحصال کرتے ہیں اس کو روکا جائے۔ امیر اور ترقی یافتہ ممالک قواعد وضوابط بناتے ہوئے اپنے اپنے مفادات کو سامنے رکھتے ہیں اور ترقی پذیر ملکوں کی خاطر کوئی ادنیٰ سے قربانی کرنے کو بھی تیار نہیں ہوتے۔ ان کا طرز عمل کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ جیسے وہ کہہ رہے ہوں کہ ہمارا منہ ٹھونس کر بھرنے کے بعد جو میز پر بچ رہے وہ ترقی پذیر ممالک کو بھاری شرح سود پر دے دیا جائے۔ اگر کوئی ملک ایسا سمجھوتہ کرنے کو تیار نہ ہو تو یہ بچا کھچا کھانا سمندر میں پھینک دیا جائے۔ کہنے کو امیر اور ترقی یافتہ ممالک خیرات بھی کرتے ہیں۔ مگر خیرات کی یہ مقدار اونٹ کے منہ میں زیرہ کے برابر ہوتی ہے۔

اس بات میں تو کوئی شبہ نہیں کہ ڈی 8 ممالک میں معاشی اور سماجی تعاون کے زبردست امکانات موجود ہیں۔ یہ وہ ممالک ہیں جن کو مسلم دنیا میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک سمجھا جاتا ہے۔ ٹیکنالوجی' ٹریننگ' تعلیم اور افرادی قوت کے جتنے وسیع وسائل ان ممالک کے پاس ہیں اور کسی مسلم ملک کے پاس نہیں ہیں۔ انڈونیشیا آبادی کے لحاظ سے مسلم دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ بنگلہ دیش اور پاکستان کو ملا کر یہ تینوں مسلم ممالک مسلمان آبادی کا بہت بڑا حصہ بناتے ہیں۔ انڈونیشیا ترقی کے تازہ دور میں جنوبی کوریا اور تائیوان کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ پاکستان ترکی ایران اور مصر ان ممالک میں سے ہیں جو معاشی خوشحالی کے اعتبار سے بھی دیگر مسلمان ممالک سے برتر ہیں۔ ان ممالک میں ٹیکنالوجی اور تعلیم بھی دیگر ممالک سے بہتر ہے۔ انڈسٹری کے اعتبار سے بھی یہ چار ممالک نمایاں ہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اس ڈی 8 گروپ میں کوئی خلیجی ملک شامل نہیں۔ دنیا کا امیر ترین مسلمان ملک سعودی عرب بھی شامل نہیں۔ شمالی افریقہ کے مسلمان ممالک میں سے مصر کے سوا کوئی شامل نہیں۔ یہ بات بتا رہی ہے کہ امیر کبیر مسلمان ممالک کو بھی اس تنظیم سے باہر رکھا گیا ہے۔ اور ٹیکنالوجی اور صنعت کی ترقی کے حامل ممالک کو ساتھ رکھا گیا ہے۔

لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ترکی

باقی صفحہ 7 پر

یاد رفتگاں

محترم محمد یامین صاحب

عبد الغفار - کراچی

میں جمعہ پڑھنے جاتا ان دنوں میں فرد واحد تھا یعنی اکیلا (ابھی میری شادی نہیں ہوئی تھی) اوروں کی طرح میری نظر ایک صاحب پر پڑتی مردوں کے عام قد سے ذرا نکلتا ہوا قد شلوار قمیص میں ملبوس ایک عام سی شخصیت لیکن پھر بھی دوسروں سے مختلف شاید یہی وجہ تھی کہ ہر جمعے کے موقع پر وہ نظر ضرور آتے۔ میرا تاثر ان کے بارے میں یہی تھا کہ یہ ایک متانت سے بھرپور اور نیک دل انسان ہیں۔ مطمئن اور بے ضرر انسان۔

خوبی قسمت دیکھئے کہ بعد میں یہی نیک دل انسان میرے سسر بنے۔ وہ میرا تاثر تھا جہاں ایک خموش شخص نے خاموشی کی زبان سے اپنا تعارف کرایا تھا اور اب میں اسی کے خاندان کا ایک فرد بن چکا تھا جسے وہ اس اعتبار سے مجھے اپنا سب سے بڑا بیٹا کہتے کہ میں ان کی سب سے بڑی اولاد (بیٹی) کا شوہر بھی بن چکا تھا اور ویسے بھی عمر میں ان کے تمام بچوں سے بڑا تھا۔ وہ کس طرح کے انسان تھے اسی سوال نے مجھے ان پر یہ مضمون لکھنے پر مجبور کیا ہے ورنہ

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں
بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے

اب اگر میں ان کی تعریف صرف ایک لفظ میں کرنا چاہوں تو یہ کہوں گا کہ محمد یامین صاحب (خدا ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین) ایک اچھے انسان تھے۔ دراصل لفظ "اچھے انسان" میں اتنی جامعیت ہے کہ یہ لفظ انسان کی ہزارہا اچھائیوں پر محیط ہے۔ وہ ایک ایسے پہاڑی علاقے میں پیدا ہوئے کہ جہاں تہذیب وتمدن کا گزر مشکل سے ہوتا ہے انہوں نے مکتب کی تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں سے بہت بہتر تھے۔ دراصل میں نے ان کی شخصیت پر قلم اس لئے اٹھایا ہے اور یہ مضمون اس لئے قارئین کی نذر کر رہا ہوں تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور چیز۔

اصل صورت حال یہ ہے کہ بعض لوگ اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر لینے کے باوجود دوسروں کی توجہ حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں جبکہ بعض لوگ کسی جستجو یا آرزو کے بغیر ہی اپنوں اور غیروں کی نظر میں عزت پا لیتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ان کا وہ کردار اور حسن اخلاق ہوتا ہے جو قدرت کی طرف سے ودیعت کیا گیا ہوتا ہے یہی کردار اور طریقہ زندگی جب دوسروں پر نمایاں ہوتا ہے تو انسان دوسرے انسانوں سے مختلف نظر آنے لگتے ہیں۔ موصوف بھی حسن اخلاق کا ایک چلتا پھرتا پیکر تھے۔ وہ بیک وقت خوشی اور غم کو اس خوب صورت انداز میں پی جاتے کہ نہ تو ان کی خوشی حد سے تجاوز کرتی نظر آتی اور نہ غصہ دوسروں کے لئے باعث تکلیف ہوتا۔ ان کے پاس کوئی سند نہ تھی۔ لیکن ان کے پاس انسانیت اور تقویٰ کی سند تھی۔ میں نے ان کو کبھی قہقہہ لگاتے نہ دیکھا۔ مسکراتے تھے اور اگر زیادہ خوشی کی بات ہوتی تو کھل کر مسکراتے تھے اور بس۔ ان کے کردار کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ غیبت سے بہت بچتے تھے۔ میں نے یہ بات ان کی فطرت میں شامل دیکھی کہ جب کہیں کسی کی برائی ہو رہی ہوتی تو وہ اس گفتگو سے اپنے آپ کو اس طرح بچا لیتے کہ کسی کو اس کا احساس بھی نہ ہوتا۔ ہماری زندگی کا عام مشاہدہ ہے کہ چھوٹی سی تکلیف کو بھی اکثر اوقات بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے لیکن وہ بڑی سے بڑی تکلیف کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کرتے دوسرے کے دکھوں میں اضافہ کرنے کی بجائے خوشیاں تقسیم کرتے سلسلہ احمدیہ کے عاشق صادق تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے کئی برس دشت کی سیاحی میں گزارے کیونکہ قدرت نے ان کا رزق ہی اس طرح لکھا تھا لیکن اس کے باوجود اپنی ذمہ داریوں کو کبھی فراموش نہ کیا عبادات کے پابند اور دیندار انسان تھے تلاوت باقاعدگی سے کرتے تلاوت کی دعوت یوں دیتے کہ جب تک آنکھوں میں بینائی ہے اس سے فیض حاصل کرو ایسا نہ ہو کہ کل کو آنکھیں نہ رہیں اور تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ کہ اب کیا کریں۔

قدرت نے اس زمین پر جتنے انسان بھیجے ہیں ان کو متعدد رشتوں میں تقسیم بھی کر دیا ہے وہ بھائی بھی ہے' بیٹا بھی اور باپ بھی۔ پھر بعض رشتے دور کے بھی ہوتے ہیں۔ خاندان میں امیر لوگ بھی ہوتے ہیں اور غریب بھی یعنی ایک انسان کے رشتوں کے اعتبار سے سینکڑوں حوالے بنتے ہیں۔ خدا غریق رحمت کرے میرے سسر ایک باکمال انسان تھے۔ اچھے شوہر اچھے بھائی' اچھے باپ اور اچھے دوست رشتوں کی پاسداری کا یہ حال تھا کہ بہت دور کے رشتے دار بھی انہیں اپنے عزیز ترین بزرگوں میں شمار کرتے تھے۔ انہیں لالچ بالکل نہ تھا انہوں نے تو اپنی عزت بچانے اور اپنے خدا کو خوش کرنے کے لئے اپنی جائیداد تک کی پروا نہ کی۔ انہوں نے اگر کوئی پونجی جمع کی تو وہ ان کا تقویٰ اور پرہیز گاری تھی۔ غربت کے باوجود میں نے ان کو کبھی تنگ دست نہ دیکھا۔ دراصل قناعت کی خوبی ان کی شخصیت کی پہچان تھی۔ سادہ تھے مگر نفاست کے ساتھ۔ غربت تھی لیکن دل کے امیر تھے۔ تعلیم نہ تھی لیکن فراست کی پختگی کے ساتھ جماعت کے لئے مالی اور جسمانی مشقت اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے کچھ اسی طرح کی تربیت انہوں نے اپنی اولاد کی بھی کی۔ ور دنیا سے رخصت ہوتے وقت انہوں نے اپنی چار اولادیں چھوڑیں جو ان کے پختہ ایمان اور اعلیٰ تربیت کے باعث اپنے دین کے ساتھ وابستہ ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ اور ان کے جانشینوں کے یہ سچے عاشق اس دنیا سے اٹھے تو ان کے چہرے پر حد

درجہ اطمینان تھا جیسا کوئی کہہ رہا ہو کہ یہ دنیا کا جاہ و جلال اور دنیا کا موج میلہ تو کچھ بھی نہیں اصل دولت اور اصل مرتبہ تو انسان کی وہ نیک نامی ہے جو وہ اپنے اعلیٰ کردار' ضبط حوصلے اور ثابت قدمی سے حاصل کرتا ہے سچ ہے ایسے لوگوں کے سامنے تو ہمالیہ بھی خود بخود زیر ہو جاتا ہے۔ خدا ہمیں بھی ایسا ہی انسان بنائے اور ہم اپنے معاشرے کی اعلیٰ تخلیق کر سکیں آمین!

بقیہ صفحہ 6

ایران اور پاکستان ماضی میں بھی اقتصادی تعاون کے بندھنوں میں بندھے رہے ہیں آر سی ڈی تنظیم کا نام ایک وقت میں دوستی اور تعاون کی زریں مثال کے طور پر لیا جاتا تھا۔ لیکن وقت نے اس تنظیم کو پہلے تو کئی سال بے اثر بنائے رکھا پھر شاہ ایران کے پاس جب دولت آگئی اور وہ دنیا کے امیر ملکوں میں دوسرے تیسرے نمبر پر آگیا تو انہوں نے سوچا کہ اب میں اپنی دولت میں غریب پاکستان اور ترکی کا ساتھ کیوں دوں لہذا یہ تنظیم ختم کردی گئی۔ اب سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ آٹھ ملکوں پر مشتمل گروپ کی افادیت کو کون بڑھاوا دے گا۔ اس پر پوری سنجیدگی سے کون غور کرے گا اور پورے خلوص کے ساتھ ساتھی ممالک کو ساتھ لے کر کون کون چلے گا اگر خلوص اور قربانی کا جذبہ ان ممالک نے باہمی طور پر روانہ رکھا تو ڈی 8 بھی ناکام ہو سکتی ہے۔ خدا کرے کہ یہ تنظیم کامیاب و کامران رہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

سے گزر رہا تھا تو بعض دوکانداروں کے متعلق شبہ ہے کہ انہوں نے (۔) دوکان بند نہیں کی یہ طریق غلط ہے۔ کلام الٰہی کا حکم ہے کہ جس وقت جمعہ (کے لئے بلایا جائے) تو اس وقت دوکانیں بند کردی جائیں اس لئے میں احباب جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارے اندر یہ Urge (ارج) ہونی چاہئے۔ تمہارے اندر یہ جذبہ ہونا چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے ہر حکم کی پوری طرح پیروی کریں گے اور بشاشت کے ساتھ کریں گے اس لئے جس وقت (عبادت) کا وقت ہو جائے اس وقت خواہ آپ کے کان میں (بلاوے) کی آواز پہنچے یا نہ پہنچے اپنی دوکانیں بند کردیا کرو۔

(از خطبہ 20۔اپریل 1973ء)

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں
زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ یاسمین طاہرہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم رشید احمد صاحب زیروی)

محترمہ یاسمین طاہرہ صاحبہ بیوہ مکرم رشید احمد صاحب زیروی ایم اے' بی ایڈ واقف زندگی تحریک جدید ساکن 4- ناصر آباد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 14/135 تحریک جدید ربوہ میں مبلغ 16086/70 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کی جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ یاسمین طاہرہ صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ سعدیہ محمودہ صاحبہ (بیوہ)
۳۔ مکرم عمر فاروق احمد صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرمہ ملیحہ رشید صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرم راحیل احمد صاحب (بیٹا)
۶۔ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم میر حبیب احمد صاحب بابت ترکہ مکرم مشتاق احمد صاحب)

مکرم میر حبیب احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب معرفت مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب (ناظر مال خرچ) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد اور والدہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ دونوں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 7/8 دار الصدر شمالی ربوہ برقبہ دو کنال دونوں کے نام مشترکہ طور پر الاٹ شدہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ سعیدہ رشید صاحبہ (بیٹی)
۲۔ محترمہ بشریٰ اجمل صاحبہ (بیٹی)
۳۔ محترم میر داؤد احمد صاحب (بیٹا)
۴۔ محترم میر محمود احمد صاحب (بیٹا)
۵۔ محترم میر حبیب احمد صاحب (بیٹا)
۶۔ محترمہ طاہرہ منصور بخاری صاحبہ (بیٹی)
۷۔ محترمہ طیبہ بشیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (مکرمہ رقیہ خانم صاحبہ بابت ترکہ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب)

محترمہ رقیہ خانم صاحبہ بیوہ مکرم رشید احمد صاب بھٹی ساکنہ 36/5-35 محلہ دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہذا ان کے قطعات نمبر 35/5' 36/5 واقع محلہ دار البرکات ربوہ جن کا رقبہ بالترتیب 13 مرلہ 159م-ف اور 11 مرلہ 233م-ف ہے۔ ان کے ورثاء کے نام منتقل کردیے جائیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ رقیہ خانم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم زاہد محمود صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم شاہد محمود صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم واحد محمود صاحب (بیٹا)
۵۔ محترمہ نسرین انجم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31208 میں کریم بخش خالد ولد محمد رمضان قوم رند بلوچ پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 23 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ ڈیڑھ ایکڑ واقع بیٹ چین والا ضلع مظفر گڑھ مالیتی۔/60000 روپے اور بینک بیلنس۔/9000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2631 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کریم بخش خالد کوارٹر نمبر 23 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 قادر بخش وصیت نمبر 12284 گواہ شد نمبر2 محمد سلطان خان کوارٹر نمبر 20 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر 31209 میں ملک محمد اعظم ولد ملک پیر محمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر سوا ستاون سال بیعت 60-1-24 ساکن دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ رہائشی مکان نمبر 11/5 برقبہ 10 مرلہ مالیتی۔/310000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4210 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمد اعظم 11/5 بیت الفرید دار العلوم غربی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمود احمد ساجد پسر موصی گواہ شد نمبر2 ملک محمد اسلم برادر موصی۔

مسل نمبر 31210 میں صالح محمد ولد غلام محمد ملتانی قوم چنتہ پیشہ معلم وقف جدید سال عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/58 دار العلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 36/½ برقبہ 5 مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/70000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/60000 روپے۔ 3۔ مکان نمبر 2/58 برقبہ 7 مرلہ جو میرے نام نہیں واقع دار العلوم شرقی ربوہ صرف ملبہ میرا ہے مالیتی۔/100000 روپے۔ ایک مربع زمین بنجر واقع ٹھل کرم ضلع راجن پور مالیتی۔/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2800 روپے ماہوار بصورت الاؤنس از وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صالح محمد 2/58 دار العلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی دفتر الوصیت ربوہ گواہ شد نمبر2 احسان محمد برادر موصی دفتر وصیت ربوہ۔

خبریں

ربوہ : 27- جون-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے سیکرٹری خارجہ نے مذاکرات کے بعد نئی دہلی پہنچنے کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ کشمیر پر پہلی بار بات نہیں ہوئی ہے۔ مقبوضہ کشمیر پر تو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مسئلہ آزاد کشمیر کا ہے۔ اس پر بات ہونی چاہئے۔

○ پاکستان نے بھارتی خارجہ سیکرٹری کے نئی دہلی پہنچنے پر دیئے جانے والے بیان کو پاکستان اور بھارت کے خارجہ سیکرٹریوں کے درمیان ہونے والے اصولی سمجھوتہ کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پاکستان کو سلمان حیدر کے اس بیان سے مایوسی ہوئی ہے۔ کشمیر متنازعہ علاقہ ہے۔ جس کا سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا باقی ہے۔

○ مسلم کانفرنس نے آزاد کشمیر حکومت کے خلاف پہیہ جام ہڑتال کی۔ جگہ جگہ جھڑپیں اور فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس سے دو افراد ہلاک ہو گئے۔ سردار قیوم سمیت سینکڑوں مظاہرین گرفتار کرلئے گئے ہیں جن میں ارکان اسمبلی بھی شامل ہیں۔

○ آزاد کشمیر حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ پہیہ جام ہڑتال ناکام ہوگئی ہے۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے گورنر سندھ کو ایک خط کے ذریعہ کہا ہے کہ مجھے اور میرے شوہر کو دہشت گردوں سے بچایا جائے آصف سے ملاقات کے لئے جاتے ہوئے یا واپسی پر قاتلانہ حملہ ہو سکتا ہے۔

○ صدر پاکستان فاروق لغاری نے کہا ہے کہ کراچی کا مسئلہ پوری قوم کا مسئلہ ہے۔ اس کے حل کے لئے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار صدر مملکت نے ایوان صدر میں ایم کیو ایم کے نمائندہ وفد سے ملاقات کے دوران کیا ہے۔ وفد نے حکومت کے خلاف شکایات بیان کرتے ہوئے کہا کہ رینجرز اور قانون نافذ کرنے والے دوسرے اداروں نے ایم کیو ایم کے کارکنوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ حکومت اتحاد کے باوجود مسائل حل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ وفد نے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایم کیو ایم کو ہر سطح پر کرش کیا جارہا ہے۔ 14 نشستیں رکھنے والی مسلم لیگ کی حکومت قبول نہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ بار اور لاہور ڈسٹرکٹ بار نے ایک مشترکہ اجلاس میں دہشت گرد مذہبی تنظیموں پر فوری پابندی عائد کرنے اور ان کے اکاؤنٹس منجمد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے غریبوں کی امداد کے لئے آٹا سکیم کی منظوری دے دی ہے جسے جلد نافذ کردیا جائے گا۔

○ پنجاب اسمبلی میں اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور کی گئی ہے جس میں پنجاب حکومت سے وفاقی حکومت کو اس امر کی سفارش کرنے کے لئے کہا گیا ہے کہ ملک کی بقاء استحکام اور سالمیت کے تقاضوں کے تحت فوری طور پر مکمل اسلامی نظام نافذ کردیا جائے۔ صوبائی وزیر قانون نے شراب کے استعمال پر پابندی لگانے کی قرارداد کی مخالفت کی۔ پورے ایوان کو قرارداد کا حامی پاکر وزیر قانون نے قرارداد کے نئے مسودے کے لئے اقلیتی ارکان سمیت کمیٹی بنادی ہے۔

○ بھارت نے ویزے کی یکطرفہ سہولتوں کا اعلان کر دیا ہے پاکستانیوں کے لئے مدراس ائیر پورٹ بھی کھول دیا گیا ہے۔ بزرگ شہریوں فنکاروں، تاجروں، ادیبوں صحافیوں اور طالب علموں کو مفت ویزے دیئے جائیں گے انہیں پولیس رپورٹ سے بھی مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے پاکستانی تاجر ایک ویزے پر تین بار بھارت کا دورہ کر سکیں گے۔ عام شہری اب 9 کی بجائے 12 بھارتی شہروں میں جاسکیں گے۔

○ اٹارنی جنرل نے کہا ہے کہ کسی منتخب رکن کو اب نااہل قرار نہیں دیا جاسکتا جو منتخب ہوگیا سو ہو گیا۔ اثاثوں کے بارے میں غلط بیانی پر نااہلی کا ریفرنس ختم ہوچکا ہے۔

○ وزیراعظم کے مشیر مشاہد حسین نے کہا ہے کہ ایمل کانسی کی گرفتاری کے معاملہ میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان کوئی خفیہ معاہدہ نہیں ہوا۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف ہے۔ دہشت گردی میں ملوث کسی شخص کو پاکستان پناہ دینے کا پابند نہیں ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت نے فلور کراسنگ کا کھیل ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سیاسی وفاداری بدلنے والا نشست سے محروم ہو جائے گا۔ کل کے مجرم آج کے ہیرو نہیں بن سکتے۔ سابق حکمران مظلومیت کا لبادہ اوڑھ کر عوام کو بے وقوف نہیں بنا سکتے۔

○ سپریم کورٹ کے جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا ہے کہ حکومتیں خفیہ ایجنسیوں کے ذریعہ بنتی اور ختم ہوتی ہیں تو سیاسی جماعتوں کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ ایجنسیوں میں سیاسی شعبہ کا مطلب سیاسی نظام کا خاتمہ ہے فاضل عدالت نے حکومت سے استفسار کیا ہے کہ آئی ایس آئی میں پولیٹیکل سیل قائم رکھنا چاہتی ہے یا نہیں؟

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ ریاض احمد نے کہا ہے کہ تفتیش کا معیار بہت ناقص ہے۔ تھانوں کے معائنے جلد کئے جائیں گے۔ لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے جیلوں کا معائنہ کیا جائے گا۔ دہشت گردی پر عقل استعمال کر کے قابو پایا جاسکتا ہے۔

○ ایمل کانسی کو امریکہ کے حوالے کرنے کے خلاف کوئٹہ میں احتجاجی جلوس نے کلنٹن کا پتلا جلایا۔

○ ایم کیو ایم اور پاکستان مسلم لیگ کے درمیان تین گھنٹے کے طویل اجلاس کے بعد ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دونوں سیاسی حلیف کراچی میں امن و امان بحال کرنے کے لئے موثر رابطے برقرار رکھیں گے اور گورنر راج نافذ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

○ سرگودھا بورڈ نے میٹرک کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان کردیا ہے۔ 50 فیصد طلباء فیل ہو گئے ہیں۔ ناکام امیدواروں میں طلباء کی تعداد زیادہ ہے 41060 طلباء امتحان میں شریک ہوئے اور 20542 کامیاب ہوئے ہیں۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ امن و امان کی صورت حال بہتر بنانا ضروری ہے۔ اور اس ضمن میں حکومت ہر ممکن اقدام کررہی ہے۔

○ گرمی اور لوڈ شیڈنگ نے مزید 29 افراد شکار کرلئے ہیں۔ متعدد شہروں میں گرمی کے باعث کرفیو کا سماں رہا۔ سرکاری دفاتر میں حاضری کم رہی، بجلی کی بندش سے گجرات میں صنعتی ادارے وقتی طور پر بند ہو گئے۔ لوڈ شیڈنگ اور پانی کی بندش کے خلاف متعدد شہروں میں واپڈا کے خلاف مظاہرہ ہوئے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت اور نظام کی تبدیلی کے لئے 15۔ ستمبر کے بعد بڑی جنگ لڑیں گے نواز شریف آج سیکورٹی رسک بن چکے ہیں۔ لغاری نے بدعنوانوں کے ایک ٹولے کو فارغ کرکے دوسرے کو مسلط کر دیا ہے۔

○ صوبائی وزیر خوراک حافظ اقبال خاکوانی نے کہا ہے کہ بلوچستان سمیت کسی صوبے کی دھمکیوں سے نہیں ڈریں گے۔ گندم کی بین الصوبائی پابندی سارا سال برقرار رہے گی۔ یاد رہے کہ گزشتہ دنوں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے دھمکی دی تھی کہ اگر پنجاب نے گندم کی سپلائی بند نہ کی تو پھر بلوچستان سے پنجاب کو سوئی گیس کی سپلائی بند کردی جائے گی۔

○ کراچی میں 5 افراد کو لائن میں کھڑا کرکے دہشت گردوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ ان پانچوں افراد کو ایک کار میں سوار کرکے اورنگی لایا گیا تھا۔

بقیہ صفحہ 1

الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔ تدفین قبرستان عام میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ موصوف مکرم محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ کے والد محترم تھے۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 30-8 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کامرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون : 213100

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز پوٹنسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیوپیتھک کتب نیز ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص فارم CDF ر15 روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 211283 کلینک 211054 771
فیکس 212299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
40 گرام ر30، 60 گرام ر90، 100 گرام ر150 روپے
ر250
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
NASIR ناصر
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX· 534